تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسلہ وار کتب

مسیحی آزادی سے متعلق
خود آموز مطالعہ کا کورس

جینے کی آزادی

جینے کی آزادی

(مسیحی آزادی)

شخصی مطالعہ کا کورس

حق طبع محفوظ: 1998

اشاعت چہارم: فروری 2015

نوویں کتاب

فہرست مضامین

پیش لفظ؟ 1

پہلا باب: مَیں کون ہوں؟

مخلوق 3

دوسرا باب: مَیں کون ہوں؟

یسوعؔ میں نیا مخلوق 21

تیسرا باب: مَیں کون ہوں؟

خُدا کا لے پالک فرزند 35

چوتھا باب: مَیں کون ہوں؟

مسیح کے بدن کا عضو 45

تشریحات 54

امتحانی جوابات 58

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ 59

پیش لفظ

یہ کتاب ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کے بارے میں بہت دلچسپ باتیں سیکھنے میں ہماری مدد کرے گی۔ اِس کتاب کے ہر باب کا آغاز چند مقاصد کی ایک فہرست سے ہوتا ہے جن پر ایک چھوٹے ستارے (☆) کا نشان دیا گیا ہے۔ یہ مقاصد مضمون کو سمجھنے کیلئے مدد دیتے ہیں۔تمام ابواب کے مطالعہ کے دوران سوالات بھی دیئے گئے ہیں جن کے جوابات کی پڑتال اُسی باب میں سے کر سکتے ہیں اور ہر باب کے آخر میں ایک امتحانی سوالنامہ بھی دیا گیا اور اُس سوالنامہ کے جوابات کی پڑتال بھی آپ کتاب کے آخر میں دیئے گئے جوابات سے کر سکتے ہیں۔ جوابات کی پڑتال کرنے کے بعد غلط جوابات کی درستگی ضرور کرلیں۔

کتاب کے آخر میں نتائج کے حصول کیلئے ایک سوالنامہ دیا ہے۔اُس سوالنامہ کو مکمل کرنے سے پہلے تمام ابواب کے امتحانی سوالناموں کو دوبارہ ضرور پڑھیں۔پھر جب آپ نتائج کے حصول کیلئے سوالنامہ کو مکمل کرلیں تو اُسے کتاب کے آخر پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کردیں یا متعلقہ شخص کو دیں۔

خُدا آپ کی مدد کرے تاکہ جب آپ یسوعؔ المسیح کے متعلق مزید سیکھتے ہیں کہ اُس نے ہماری خاطر کیا کچھ کیا ہے تاکہ ہم اُس کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہ سکیں۔آمین

خُدا نے رُوئے زمین پر تمام چیزوں کو خلق کِیا

پہلا باب

مَیں کون ہوں؟

''مخلوق''

ہماری شکل وصُورت کِس سے مشابہت رکھتی ہے؟ اپنی ماں، باپ، بھائی، بہن، یا کسی رشتہ دار سے؟۔ممکن ہے کہ لوگ ہمیں یہ کہتے ہوں کہ آپ کسی مشہور شخصیت سے مشابہت رکھتے ہیَں ۔لیکن اُس وقت ہمیں کیسا معلوم ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ ہمیں کسی ایسی مشہور ہستی سے مشابہت رکھنے کیلئے ہی خلق کیا گیا ہے۔ جِس کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ جی ہاں یہ سچ ہے کہ ہمیں خُدا سے مشابہت رکھنے کیلئے خلق کیا گیا ہے۔ یاد رکھیں! ہمیں خُدا سے مشابہت رکھنے کیلئے ہی خلق کیا گیا ہے ۔لیکن ہم کس طرح خُدا سے مشابہت رکھتے ہیَں ؟۔آئیے اِس بات کو ہم مُعلوم

کرتے ہیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ کس نے آپ کو خلق کِیا؛

☆ یہ بتا سکیں کہ کس کی صورت وشبیہ پر آپ خلق کِئے گئے؛

☆ تین باتیں بتا سکیں جو آدمؔ، حوّا اور خُدا کے درمیان مشابہ تھیں؛

☆ لفظ گناہ کا مطلب بتا سکیں؛

☆ یہ بتا سکیں کہ کس طرح گناہ نے خُدا کے ساتھ ہماری مشابہت کو تبدیل یا متزاد بنا دیا؛ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا نے کس طرح ہماری مشابہت کے اپنے ساتھ تضاد کو ختم کرنے کا انتظام کیا ہے۔

بائبل مُقدّس ہمارے وجود کے قیام کی تفصیل بیان کرتی ہے کہ، ''خُدا نے انسان کو اپنی صُورت پر پیدا کِیا۔ خُدا کی صُورت پر اُس کو پیدا کِیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا'' (پَیدایش 27:1)۔ اِس کے علاوہ بائبل مُقدّس کے اور اقتباسات ہمارے بارے میں بہت سی اہم معلُومات ہمیں مہیا کرتے ہیَں۔ پہلی بات جو ہمیں معلُوم ہوتی

ہے وہ یہ ہے کہ،''خُدا نے ہمیں خلق کیا ہے''۔ پھر ہمیں یہ معلُوم ہوتا ہے کہ خُدا نے پہلے انسانی جوڑے کو''اپنی صورت و شبیہ'' پر اِس طرح خلق کیا،''خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دَم پھُونکا تو انسان جیتی جان ہُوا''(پیدایش 7:2)۔اِس لِئے ہم یہ یاد رکھیں کہ خُدا نے ہمیں بھی خلق کیا ہے۔ بائبل مُقدّس میں داؤد بادشاہ یوں لکھتے ہیں،''میرے دِل کو تُو ہی نے بنایا۔ میری ماں کے پیٹ میں تُو ہی نے مُجھے صورت بخشی'' (زبور 13:139)۔تصور کریں کہ خُدا نے خود ہمیں ماں کے پیٹ میں خلق کیا!

خُدا چاہتا تھا کہ ہم پیدا ہوں اِس لِئے خُدا نے ہمیں خلق کیا ہے۔ ہم حادثاتی طور پر خلق نہیں ہو گئے چاہے ہماری پیدایش کیسے ہی حالات میں کیوں نہ ہوئی ہو۔ اُس نے ہمیں خلق کرنے کا فیصلہ کِیا تھا جی ہاں یہ دُرست ہَے کہ خُدا نے ہمیں خلق کرنے کا فیصلہ کِیا تھا۔

1۔ ہمیں .... نے خلق کِیا ہَے۔

2۔ خُداوند خُدا نے زمین کی .... سے انسان کو بنایا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 7 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیَں کے یہ دُنیا و کائنات کسی حادثے کے نتیجہ میں تخلیق ہوئی اور سارے جانور اور نباتات اتفاقیہ طور پر ارتقا پذیر ہو گئے۔ لیکن اگر ہم حادثاتی طور پر پیدا ہوئے ہوتے تو ہم میں خاص بات کیا ہو سکتی تھی؟۔ جواب ہے کہ کچھ بھی نہیں اور ہماری زندگی کا کوئی بھی مقصد نہ ہوتا۔

اتفاقیہ تخلیق پر یقین رکھنے والے لوگ یہ یقین رکھتے ہیَں کہ وہ کسی حادثاتی عمل سے بنے ہیَں اور کسی بھی اہم بات سے ناواقف ہیَں۔ وہ خُدا کو نہیں جانتے جِس نے کائنات کو خلق کِیا ہے (ایوب کی کتاب کا 38 باب پڑھیں)۔ شاید بعض لوگوں کیلئے یہ بات غیر اہم ہو لیکن یہ بات ہمارے لِئے بہت اہم ہے کہ ہم اُس حقیقت کا یقین کریں جسے خُدا نے ظاہر کِیا ہے۔ خُدا نے زمین و آسمان میں موجود تمام دیکھی اور اَن دیکھی چیزوں کو خلق کِیا ہے۔ خُدا نے یہ فیصلہ کیا کہ سب انسان آدمؑ اور حواؑ کی نسل میں سے بچوں کی صورت میں پیدا ہوں۔ اب ہمیں اس سے بڑھ کر یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم کون ہیَں۔

اِس لِئے آگے ہم پڑھیں گے کہ خُدا نے پہلے انسانی جوڑے (آدمؑ اور حواؑ) کو اپنی صورت و شبیہ پر خلق کِیا۔

آیئے تخلیقِ کائنات کے واقعات کو پھر سے پڑھتے ہیں، ''خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر پیدا کِیا۔خُدا کی صورت پر اُس کو پیدا کِیا۔نرو ناری اُن کو پیدا کِیا'' (پیدایش 27:1)۔ابتدا میں خُدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر پیدا کِیا۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خُدا کی طرح دکھائی دیتے ہیں کیونکہ خُدا ایک رُوح ہے۔لیکن آدم اور حوا تین باتوں میں خُدا سے مشابہت رکھتے تھے۔

پہلی بات یہ تھی! کہ وُہ پاک تخلیق کِیئے گئے تھے، اُنھوں نے خُدا کی کبھی نافرمانی نہیں کی تھی اور کِسی دُوسرے کو دُکھ بھی نہیں دِیا تھا اور وُہ خُدا کی طرح سب کاموں اور محبت میں پاک اور بے عیب تھے۔

دُوسری بات، آدم اور حوا خُدا کے بہت قریب تھے۔بائبل مُقدّس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آدم اور حوا باغِ عدن میں خُدا کی آواز سُنتے تھے اور خُدا اُن سے ہمکلام ہوا کرتا تھا (پیدایش 9-8:3)۔خُدا کے ساتھ اُن کے قریبی تعلقات تھے یعنی وُہ خُدا کے ساتھ رابطہ رکھ سکتے اور اُس سے گفتگو کر سکتے تھے۔

صفحہ 5 کے جوابات: 1۔ خُدا ؛ 2۔مٹی۔

تیسری بات، آدم اور حوا ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خلق کِئے گئے تھے کیونکہ اُس وقت موت نہ تھی۔ لیکن کیا آپ نے یہ پڑھا ہے؟ کہ اُس وقت موت نہ تھی اور وُہ خُدا کی طرح ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خلق کِئے گئے تھے۔

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے ساتھ خالی جگہ پُر کریں۔

پاک	شبیہ	قریب
بے عیب	تعلقات	ہمیشہ

3۔ ابتدا میں خُدا نے انسان کو اپنی .... پر خلق کِیا۔

4۔ انسان اور خُدا کی تین باتوں میں مشابہت تھی۔

(الف) وُہ اپنے سب کاموں اور محبت میں .... اور .... تھے۔

(ب) وُہ خُدا کے بہت .... تھے۔

(ج) وُہ .... زندہ رہنے کیلئے خلق کِئے گئے تھے۔

5۔ خُدا کے ساتھ اُن کے قریبی .... تھے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 10 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

لیکن جب آدمؔ اور حواؔ سے گناہ ہو گیا تو ان کی پا کیز گی جاتی رہی اور اِس طرح خُدا کی نافرمانی کے سبب خُدا کے ساتھ اِنسان کی مشابہت بھی جاتی رہی۔ وُہ پاک اور بے عیب بھی نہ رہا اور نہ ہی ہم یعنی اُس کی اولاد۔ جی ہاں ہم سب گناہ کا شکار ہو گئے۔

بائبل مُقدّس میں بعض حوالوں میں لفظ گناہ کا مطلب ''منزلِ مقصود سے بھٹک جانا یا نشانے سے ہٹ جانا'' دیا گیا ہے۔ خُدا نے آدمؔ اور حواؔ کیلئے منزل مقصود مقرر کی تھی جس تک اُنھیں پہنچنا تھا۔ مثلاً خُدا نے اُن کیلئے باغِ عدن میں ایک خاص درخت لگایا اور اُنھیں حکم دیا کہ اُس درخت کا پھل کبھی نہ کھانا تا کہ اُس کی تابعداری کرنے سے وہ خُدا کے ساتھ اپنی محبت اور خدا پر اپنے ایمان کا اظہار کرتے رہیں۔ لیکن آدمؔ اور حواؔ اپنی منزل سے بھٹک گئے۔ اُنہوں نے خُدا کی نافرمانی کی اور خُدا سے اُن کی مشابہت ختم ہو گئی۔ یعنی گناہ سے پیشتر آدمؔ اور حواؔ خُدا کے ساتھ باتیں کرتے تھے لیکن گناہ کے باعث وُہ خُدا کے اپنی مشابہت اور حقوق سے محروم ہو گئے۔

خُدا ہماری زندگی میں ہمارے لِئے مقاصد اور معیار رکھتا ہے۔ لیکن جب ہم

جان بوجھ کر یا اتفاقیہ طور پر وُہ کام نہیں کرتے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم کریں تو ہم اُس منزل تک پہنچ نہیں سکتے جو خُدا نے ہمارے لِئے مقرر کی ہے کیونکہ ہم گنہگار ہیں۔

ہم نے سیکھا ہے کہ جب آدمؔ اور حوّاؔ نے خُدا کی نافرمانی کی تو خُدا کے ساتھ ان کی شبیہ ختم ہوگئی یعنی مشابہت ختم ہوگئی (پیدایش 1:5 تا 3)۔اب وہ گناہ کے سبب پاک نہ رہے تھے اور وُہی گناہ، ہمارے والدین آدمؔ اور حوّاؔ سے ہمیں وراثت میں مِلا۔ اور گناہ کی وجہ سے ہم ہمیشہ وُہ کام نہیں کرتے جو خُدا چاہتا ہے کہ کریں بلکہ ہم وہ کام کرتے ہیں جو خُدا نہیں چاہتا کہ ہم کریں۔اور اِس میں خُدا کے ساتھ مشابہت نہیں کیونکہ خُدا پاک ہے۔گناہ کے سبب نہ صرف ہماری پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے بلکہ گناہ ہمیں خُدا سے جُدا کر دیتا ہے اور گناہ کی وجہ سے ہی موت سب انسانوں میں پھیل گئی۔

اگر ہمارے خیال میں یہ ہو کہ فلاں شخص گنہگار نہیں تو یاد رکھیں کہ ایک دن وہ شخص مر جائے گا۔وہ یقیناً اِس لِئے مر جائے گا کیونکہ گناہ سب انسانوں میں سرایت کر چکا ہے۔کسی شخص کو ہم کتنا بھی اچھا سمجھیں گناہ اُس کے اندر چھُپا رہتا ہے۔

؟	صفحہ 8 کے جوابات: 3۔شبیہ ؛ 4 ۔پاک، راستبار، قریب، ہمیشہ ؛ 5۔تعلقات

بائبل مُقدس میں لکھا ہے، ''پس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لِئے کہ سب نے گناہ کیا'' (رومیوں 12:5)۔

خالی جگہ پُر کریں۔

6۔لفظ گناہ کا مطلب ہے..۔

خالی جگہوں کے لیے موزُوں لفظ کا انتخاب کریں۔

جُدا ، پاک ، مَر

7۔گناہ ہماری زندگی کو تباہ کر ڈالتا ہے اِسلِئے انسان........................نہیں۔

8۔گناہ کے سبب ہم خُدا سے... ہیں۔

9۔گناہ کی وجہ سے ہم سب کسی دِن ضرور................................ جائیں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 13 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اِس کہانی کا اختتام یہاں پرنہیں ہوتا۔کیوں؟ اس لِئے کہ خُدا

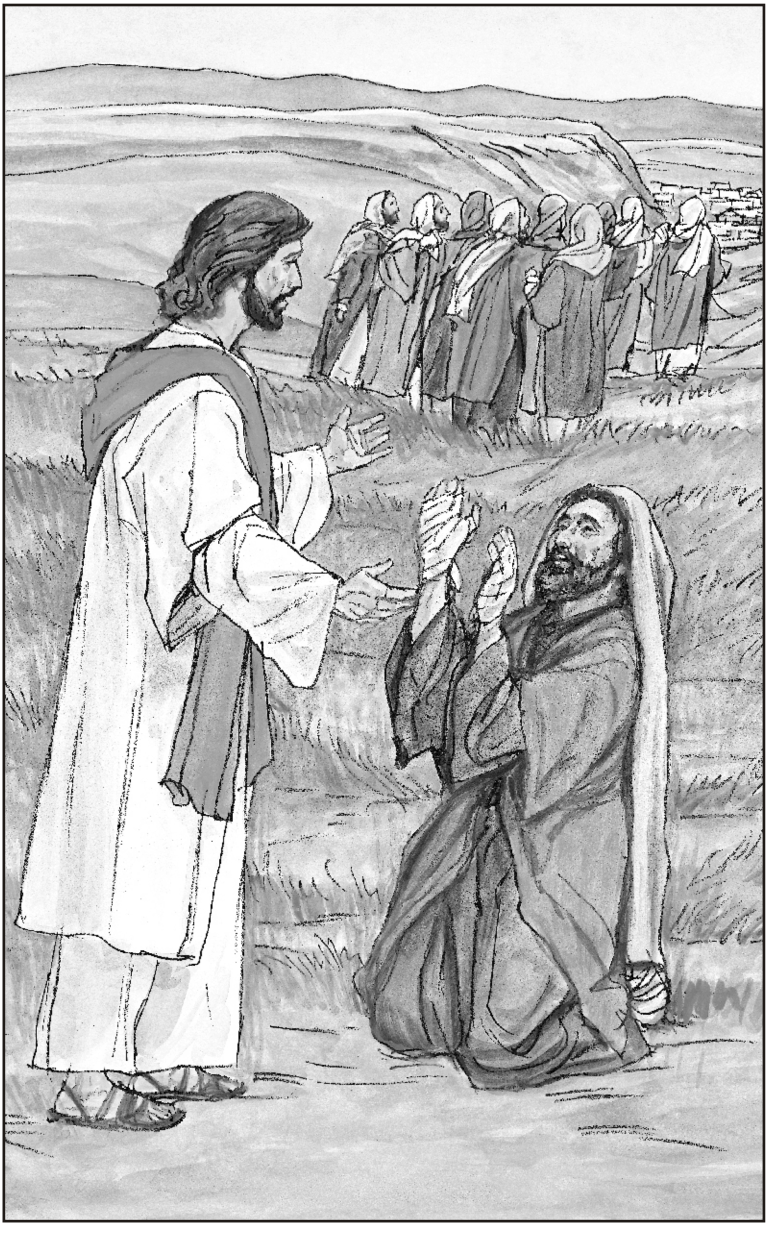

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اِس آدمی کو جِلدی بیماری سے شِفادِی

کی شبیہ کو ہم دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خُدا کے ساتھ ہماری مشابہت یسوؔع کی وجہ سے بحال ہو جاتی ہے اور بائبل مُقدس اِسے نئی پیدائش کہتی ہے۔ یسوؔع نے اُس فریسی نیکدیمسؔ سے کہا،''مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سِرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا'' (یوحنا 3:3)۔ اِس لِئے یسوع پر ایمان لانے کے سبب جب ہم نئے سِرے سے پیدا ہوتے ہیَں تو کیا ہوتا ہَے؟''خُدا کی شبیہ ہم میں بحال ہو جاتی ہَے''۔

ظاہر ہے کہ ہم خُدا کی طرح پاک اور بے عیب نہیں ہیَں اگرچہ ہم یسوؔع المسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتے ہیں اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی مرضی بجالانے کے باوجود ہم اُس منزل سے بھٹک سکتے ہیَں جو خُدا نے ہمارے لِئے مقرر کی ہے کیونکہ ہم سے گناہ اب بھی ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رکھیئے، یسوؔع مسیح کے وسیلہ ہمارے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ زبور میں ہم پڑھتے ہیَں کہ،''جیسے پورب پچھّم سے دُور ہَے ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دور کر دیں'' (زبور 12:103)۔

صفحہ 11 کے جوابات: 6۔منزل مقصود سے بھٹک جانا؛ 7۔پاک؛ 8۔جُدا؛ 9۔مَر۔

یسوؔع المسیح کی وجہ سے خُدا ہمیں پاک ٹھہراتا ہےَ کیونکہ ہم یسوؔع کے خون کے وسیلہ سے ہی اپنے گناہوں سے پاک صاف کِئے گئے ہیَں۔ بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ،''اُسی مرضی کے سبب سے ہم یسوؔع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلہ سے پاک کئے گئے ہیَں''(عبرانیوں 10:10)۔

یسوؔع کے باعث خُدا کے ساتھ ہمارے تعلقات بحال ہوگئے ہیَں۔ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے،''پس اے بھائیو! چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اُس نئ اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے۔ جواُس نے پردہ یعنی اپنے جِسم میں سے ہوکر ہمارے واسطے مخصوص کی ہےِ۔ اور چونکہ ہمارا ایسا بڑا کاہن ہےَ جوخُدا کے گھر کا مختار ہے۔تو آؤ ہم سچے دِل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دِل کے الزام کودور کرنے کے لِئے دلوں پر چھینٹے لے کراور بدن کوصاف پانی سے دُھلوا کرخُدا کے پاس چلیں'' (عبرانیوں 22-19:10)۔یسوؔع نے خُدا کے ساتھ ہمارے رشتے اور رفاقت کو بحال کر دِیاہےَ اوراب ہم دُعا میں یسوؔع کے وسیلہ خُدا سے باتیں کر سکتے ہیَں کیونکہ ہمیں خُدا کے فرزند بننے کا حق مل گیا ہے۔اِس لِئے ہم خُدا کے ساتھ

کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ باتیں کر سکتے ہیں ۔ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے ، ’’کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلہ سے شکرگزاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں‘‘ (فلپیوں 6:4)۔

یسوؔع کے باعث ہی خُدا نے ہمیں موت کے بعد زندگی عطاء کر دی ہے ۔جی ہاں اب موت ہماری زندگی کا انجام نہیں ہے ۔بائبل مُقدّس میں لکھا ہے، ’’خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے‘‘ (یوحنا 16:3)۔اور پھر ہم ایک اور حوالہ میں پڑھتے ہیں، ’’کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جِسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جِسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جِسم حیات ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو وُہ قول پُورا ہوگا جو لکھا ہے کہ موت فتح کا لقمہ ہوگئی۔اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے ۔مگر خُدا کا شکر ہے جو ہمارے خُداوند یسوؔع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے‘‘ (1 کرنتھیوں 15:53-57)۔

ہر فقرے کیلئے موزوں لفظ کا انتخاب کریں:

رشتہ ورفاقت فرزند موت پاک

10۔ یسوع کے باعث خُدا ہمیں..ٹھہراتا ہے۔

11۔ یسوع کے باعث خُدا کے ساتھ ہمارا...............................بحال ہوگیا ہے۔
اوراب ہم خُدا کے.......................................ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

12۔ یسوع ہی کے باعث خُدا نے ہمیں.................................کے بعد زندگی عطاء کردی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 18 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

آدؔم اور حوّؔا، پاک رہنے، خُدا کے ساتھ رشتہ و رفاقت رکھنے اور ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خلق کِئے گئے تھے۔ لیکن گناہ نے سب کچھ بدل دِیا اور وُہ پاک صاف نہ رہے بلکہ گناہ اور موت اُن کی زندگی کا حصّہ بن گئے۔

اِس لِئے گناہ کو ہم نے اپنے والدین یعنی آدؔم اور حوّؔا سے وراثت میں لیا ہے۔ اُس وقت سے انسان پاک نہ رہا اور گناہ کے سبب خُدا سے جُدا ہو گیا۔ اِس لِئے ہم مر جاتے ہیں۔ تاہم یسوؔع کے باعث گناہ اور موت ہمارا انجام نہیں ہیں۔ جِس طرح یسوؔع مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہم بھی موت کے بعد زندہ کِئے جائیں گے تاکہ خُدا کے ساتھ ابد تک زندہ رہیں۔

یسوؔع کے وسیلہ خُدا کی شبیہ ہم میں بحال ہو گئی ہے اور ہم ایک دُوسرے کیلئے محبت، سب کاموں اور خُدا کی تابعداری میں نئے بن گئے ہیَں۔ گو کہ گناہ اب بھی ہم میں موجود ہَے اور ہم اُس کے خلاف جدوجہد میں اب بھی مُصروف ہیَں لیکن ہم ایک دِن آسمان پر خُدا کی مانند پاک ہوں گے اور گناہ سے پاک ابد تک زندہ رہیں گے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ ہمیں...نے خلق کِیا ہے۔

2۔ ابتدا میں خُدا نے انسان کو اپنی.......................................پر خلق کِیا۔

3۔ انسان کی خُدا کے ساتھ تین طرح سے مشابہت تھی۔

(الف) وہ اپنے سب کاموں اور محبت میں.....................اور....................تھے۔

(ب) وُہ خُدا کے بہت..تھے۔

(ج) وُہ...زندہ رہنے کیلئے خلق کئے گئے تھے۔

4۔ مسیحی خُدا کے ساتھ..رکھتے تھے۔

5۔ لفظ گناہ کا مطلب ہے...''۔

6۔ گناہ ہماری زندگی کو تباہ کر ڈالتا ہے یعنی ہماری.....................................جاتی رہتی ہے۔

صفحہ 16 کے جوابات: 10۔ پاک؛ 11۔ رشتہ و رفاقت، فرزند؛ 12۔ موت۔

7۔ گناہ کی وجہ سے ہم خُدا سے...ہیَں ۔

8۔ گناہ کی وجہ سے ہم سب کسی دِن..جائیں گے۔

9۔ یسوعؔ کے باعث خُدا ہمیں...ٹھہراتا ہَے ۔

10۔ یسوعؔ کے باعث خُدا کے ساتھ ہمارا..................................بحال ہو گیا ہے۔
اوراب ہم خُدا کے.....................................ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

11 ۔ یسوعؔ ہی کے باعث خُدا نے ہمیں .... کے بعد زندگی
عطاء کر دی ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

خُداوند یسوعؔ مسیح ہم سے مُحبت کرتا ہَے اور ہماری فِکر بھی کرتا ہَے

دوسرا باب

مَیں کون ہُوں؟

''نیا مخلوق''

یسوع کے وسیلہ ہم روحانی طور پر نئے بنائے گئے ہیں۔ اب ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اِس سے مجھے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟۔ بائبل مُقدّس کی سچائیوں کو سمجھنا ایک الگ بات ہے لیکن اُن سچائیوں کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانا دوسری بات۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ لفظ نیا مخلوق کا مطلب بیان کر سکیں؛

☆ بتا سکیں کہ آپ کس طرح نیا مخلوق بن گئے ہیں؛

☆ واضح کرسکیں کہ کس طرح گناہ اب بھی ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے؛

☆ بتاسکیں کہ کس طرح ہماری خواہشات تبدیل ہوگئی ہیں؛

☆ بتاسکیں کہ وُہ کون سی قوت ہے جو گناہ کے خلاف جدوجہد میں ہمارے اندر کارفرما رہتی ہے؛

☆ واضح کرسکیں کہ جب ہم گناہ میں گر جاتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؛ اور

☆ پھر اسی دووجوہات بیان کرسکیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ یسوؔع المسیح پر ایمان رکھنے والا شخص پھر گناہ کی زندگی میں نہیں گرنا چاہتا۔

لفظ نیا مخلوق کا مطلب ہے نیا بنانا، یا نئے سرے سے خلق ہونا یا پیدا ہونا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضرور کوئی تبدیلی رُونما ہوئی ہے۔ حقیقت میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ پورے طور پر نئے سرِے سے خلق ہونا ایک بڑی تبدیلی ہے۔ جیسے ہم نے پچھلے باب میں پڑھا ہے کہ یسوؔع روحانی طور پر ہمیں نیا بنا دیتا ہے۔ خُدا نے ہمارے گناہوں کو ہم سے دور کر دیا ہے اور خُدا کے ساتھ ہمارے تعلقات بحال ہو گئے ہیں اور ابدی زندگی ہماری منتظر ہے۔ اِس سے ہمارے لِئے سب کچُھ اُسی وقت تبدیل ہونا شروع ہو گیا تھا جب سے کہ ہم نے اپنا اختیار مسیح خُداوند کے حوالہ کیا ہے۔

کیا کبھی آپ نے خود کو ایک غُلام تصور کیا ہے؟۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ ہم سب غُلام ہیں۔لیکن صرف سوال یہ ہے کہ ہمارا آقا یا مالک کون ہے۔بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے،''خُدا کا شکر ہے کہ اگرچہ تم گناہ کے غُلام تھے تو بھی دِل سے اُس تعلیم کے فرمانبردار ہو گئے جِس کے سانچے میں تم ڈھالے گئے تھے اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غُلام ہو گئے''(رُومیوں 6:17-18)۔بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم دو مالکوں میں سے ایک کے غُلام ہیں:

گناہ (جِس سے خُدا کو نفرت ہے) یا راستبازی (جسے خُدا چاہتا ہے)۔

لیکن چونکہ یسوؔع نے ہمیں نیا بنایا ہے اِس لِئے ہم گناہ کی غُلامی سے آزاد ہو چکے ہیں اور اب اِس قابل ہیں کہ راستبازی کے کام کرسکیں۔اِس لِئے ہم گناہ کی غُلامی سے آزاد ہو کر اب خُدا کے اختیار میں ہیں اور اب ہمیں وُہ کام کرنے ہیں جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم کریں۔

خالی جگہوں کو پُر کریں۔

1۔لفظ نیا مخلوق کا مطلب ہے...۔

2۔نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے ہم.................................کے غُلام تھے۔

3۔اب ہم گناہ سے....................................کر دیئے گئے ہیں اور اِس قابل بنائے گئے ہیں کہ وُہ کام کریں جن کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 27 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یسوعؔ پر ایمان لانے سے ہم نیا مخلوق ہیں اِس لئے گناہ کی غُلامی سے آزاد کر دیئے گئے ہیں اور اب ہم پھر گناہ نہیں کریں گے۔ لیکن یہ دُرست نہیں۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے، ''ارادہ تو مُجھ میں موجود ہے مگر نیک کام مُجھ سے بن نہیں پڑتے چنانچہ جِس نیکی کا ارادہ کرتا ہُوں وُہ تو نہیں کرتا مگر جِس بدی کا اِرادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہوں'' (رُومیوں 7:18-19)۔ پولسؔ نے یہ الفاظ مسیحی ہو جانے کے بعد تحریر کِئے۔

ہاں پولسؔ رسول نے یہ الفاظ تحریر کِئے جِس نے انجیلِ مُقدس میں موجود بیشتر خطوط تحریر کِئے ہیں اور جو واقعی ایک عظیم مبشر ہے اور پھر بھی اُس نے گناہ کے خلاف جدوجہد کی۔ آج ہمیں بھی ایسا کرنا ہے۔ یوحنا رسول لکھتے ہیں، ''اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں'' (1 یوحنا 1:8)۔ اگرچہ یسوعؔ المسیح نے ہمیں نیا مخلوق بنایا دیا ہے تو بھی ہم سے گناہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم یہ ایمان رکھیں کہ اپنی زمینی زندگی میں ہم اِس مقام تک پہنچ

جائیں جہاں ہم گناہ نہیں کریں گے تو ہم اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔

وہ کونسی تبدیلی ہے جو یسوعؔ المسیح ہم میں لاتا ہے؟۔وُہ تبدیلی یہ ہے کہ اگرچہ ہم اب بھی گناہ کرتے ہیں لیکن ہم اِسے کرنا نہیں چاہتے اور ہم گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے اور جو خُدا چاہتا ہے اُسے کرنے کیلئے سخت محنت اور جانفشانی کرتے ہَیں اور ہماری خواہشات بدل گئی ہَیں جس میں روح القدس ہمارا راہنماء ہے۔

لیکن ہم کس طرح گناہ سے بچ سکتے ہَیں؟۔وُہ کون سی قوت ہے جس سے ہم اپنی زندگیوں میں گناہ پر قابو پا سکتے ہَیں؟۔اور جب ہم سے گناہ ہو جاتا ہے تو ہم کیا کریں؟۔اگرچہ ہم گناہ سے نفرت کرتے ہَیں جواب بھی ہماری زندگی میں موجود ہَے کیونکہ ہم اُس منزل تک نہیں پہنچ سکتے جہاں ہماری زندگی سے گناہ نکلنا بند ہو جائے گا۔رسول بھی ایک کامل اور پاکیزہ زندگی بسر نہ کر سکے اور نہ ہی ہم کر سکتے ہَیں۔

آیئے گناہ کے خلاف جدوجہد کے بارے میں مزید دیکھیں۔

پولسؔ رسول لکھتے ہیں،''اب جو ایسا قادر ہَے کہ اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہَے ہماری درخواست اور خیال سے بُہت زیادہ کام کر سکتا ہَے کلیسیاء میں اور مسیح یسوعؔ میں پُشت در پُشت اور ابدُ الآباد اُس کی تمجید ہوتی رہے''
(افسیوں 3:20-21)۔

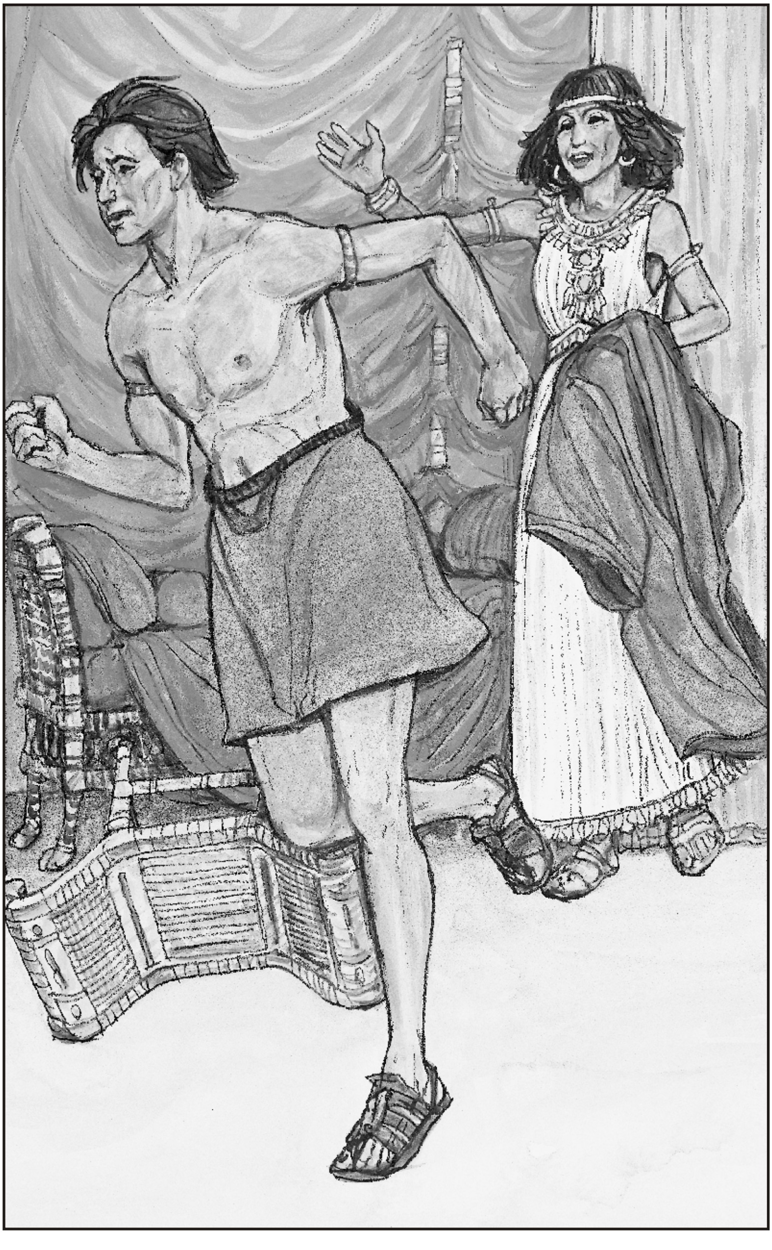

یوسفؑ آزمائش اور گُناہ سے دُور بھاگتا ہے

کیسا خوبصورت بیان ہے! جس میں خُدا ہماری درخواست اورخیال سے بڑھ کر کام کر سکتا ہےَ۔ وُہ اپنی اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہےَ اِن سب کاموں کو کرتا ہے۔ پولسؔ اپنے ایک اَور خط میں لکھتا ہے کہ،''جو تُم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لِئے پیدا کرتا ہے وُہ خُدا ہےَ'' (فلپیوں 13:2)۔ پس گناہ کے خلاف جدوجہد میں وہ کون سی قوت ہے جو ہم میں تاثیر پیدا کرتی ہےَ؟۔ جی ہاں وہ خُدا کی ہی قوت ہے جو ہم میں تاثیر کرتی ہے۔

کیا اِس کا مطلب ہے کہ ہم کبھی گناہ نہیں کرتے؟۔ نہیں! ہم ابھی بھی آزمائش میں گر جاتے اورگناہ کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم گناہ کرنا نہیں چاہتے اورگناہ کے خلاف جدوجہد میں خُدا ہماری مدد کرتا ہےَ پھر بھی ہم سے گناہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب ایسا ہو جاتا ہےَ تو خُدا کے سامنے ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ گناہوں کے اقرار کا مطلب ہے کہ یہ تسلیم کرنا کہ ہم سے خدا کی نافرمانی ہوئی ہے اور اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہمیں خُدا کی محبت کا یقین ہے جس پر ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وُہ ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ ضرور معاف کرے گا۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے،''اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وُہ ہمارے گناہوں کو مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے''(1یوحنا 9:1)۔

?	صفحہ 24,23 کے جوابات: 1۔ نئے سرے سے پیدا ہونا ؛ 2۔ گناہ ؛ 3۔ آزاد۔

جب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو خُدا ہمیں مُعاف کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب ہم اقرارِ گناہ کرتے ہیں تو ہمارا روّیہ کیسا ہو جاتا ہے؟۔ اِس سوال کا جواب ہم پطرسؔ رسول کی زندگی سے لے سکتے ہیں جیسے ایک دفعہ پطرسؔ رسول نے یسوعؔ کا انکار کرنے کا گناہ کیا۔ اور جب اُس نے تین بار یہ کہا کہ ''وُہ یسوع کو نہیں جانتا'' تو پھر اُسے یہ احساس ہُوا کہ اُس سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے کہ '' وہ باہر جا کر زار زار رویا'' (لوقا 62:22)۔

اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا اور خُدا کے سامنے اُن کا اقرار کر کے مُعافی کیلئے درخواست کرنا حقیقی مسیحی کی زندگی کا ایک اہم حصّہ ہے۔ ہم خُدا سے کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اور کسی بھی چیز کیلئے درخواست پیش کر سکتے اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کر سکتے ہیں۔ اگر ہم سے انجانے میں گناہ ہو جائے اور ہم یہ نہ جانتے ہوں کہ ہم سے گناہ ہو گیا ہے تو ہمیں یہ دُعا کرنے کی ضرورت ہے کہ خُدا ہمیں ہمارے گناہوں کو جاننے اور پہچانے میں ہماری مدد کرے۔ اور پھر ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا نے ہمارے دانستہ اور نادانستہ تمام گناہوں کو یسوع مسیح کی صلیب پر کھینچ دیا ہے اور معاف بھی کر دیا ہے۔

خالی جگھوں کو پُر کریں۔

4۔رُومیوں کے نام خط میں پولسؔ رسول لکھتے ہیں، ”جس .... کا ارادہ کرتا ہُوں وُہ تو نہیں کرتا مگر جس .... کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہُوں“۔

5۔گناہ کے خلاف جدوجہد میں ہمارے ساتھ .... کی قوت ہے۔

6۔... کا مطلب ہے کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم سے خُدا کی نافرمانی ہوئی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 30 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیا آپ نے پہلے کبھی ایسی بات سُنی ہے؟۔کیونکہ خُدا نے آپ کے سارے گناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور اب جب بھی آپ سے دوبارہ گناہ ہو جائے تو وہ گناہ مُعاف کر دیتا ہے تو پھر گناہ کے بارے میں اتنی فکر کس بات کی ہے؟ اِس لِئے جو دِل میں آئے کریں۔

اِس خیال میں دو بڑی خرابیاں ہیں۔ پہلی بات، گناہ کے کچھ نتائج بھی ہیں۔مثلاً اگرچہ خُدا ہمارے گناہ یسوع کی قربانی کے سبب معاف کر دیتا ہے لیکن

پھر بھی ہمیں اُن گناہوں کے نتائج کے ساتھ ہی زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کے کسی عورت کیساتھ ناجائز تعلقات تھے۔ جو صریحاً خُدا کی مرضی کے خلاف ہے (رُومیوں 27:1)۔لیکن بعد میں اُس شخص نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور خُدا سے اپنے گناہ کی مُعافی کیلیئے اِلتجا کی۔ خُدا نے اُسے گناہ کی معافی بخش دی مگر پھر بھی اُس گناہ کے اثرات اُس کے جسم پر ایڈز جیسی خطرناک بیماری میں ظاہر ہو گئے اور وہ اُسی بیماری میں مر گیا۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جیل میں خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار اور توبہ کی ہو اور خُدا سے اپنے اُس جُرم یا گناہ کی مُعافی کیلیئے التجا کی ہو جس کے باعث وُہ جیل میں ڈالا گیا تھا تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ وُہ شخص اُسی وقت جیل سے رہا ہو جائے گا؟ نہیں! ایسا نہیں ہوتا بلکہ گناہ کے نتائج جسم پر ضرور ہوتے ہیں جو بہت اذیت ناک ہوتے ہیں۔

دوسری بات خواہشات پر مبنی ہے۔ پولُس رسول افسیوں 10:5 میں لکھتے ہیں، ''تجربہ سے معلُوم کرتے رہو کہ خُداوند کو کیا پسند ہے''۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کبھی گناہ نہیں کرتے۔لیکن جو شخص مسلسل گناہ کرتا ہے اور اپنے گناہوں پر شرمندہ

نہیں ہوتا اور اپنی بُری روش سے باز نہیں آتا یسوع المسیح کا پیروکار نہیں ہوسکتا۔ اِس لِئے ہمیں خُدا کے کلام (بائبل مُقدّس) کو پڑھنے اور دُعا میں خُدا سے باتیں کرنے سے خُدا کی قربت میں ہر وقت رہنے کی ضرورت ہَے۔

خالی جگہوں کو پُر کریں:

7۔ لفظ ''نیا مخلوق'' کا مطلب ہے..۔

8۔ نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے ہم ....
کے غُلام تھے۔

9۔ اب ہم گناہ سے...ہیَں اور خُدا روح القدس کے وسیلہ اس قابل ہیَں کہ وُہ کام کریں جن کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہَے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 32 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

گناہوں سے نجات دینے والے یسوع المسیح پر ایمان لانے سے ہم نیا مخلوق بن گئے ہیں ۔ اب ہم گناہ کے غُلام نہیں بلکہ اب ہم خُدا کی مرضی کے تابع ہیں اور اُس کے غلام ہیں ۔ لیکن گناہ پھر ہماری زندگی میں ہماری خُودی کے سبب اثر انداز ہو جاتا ہے ۔

جب ہم خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے، گناہوں سے توبہ کرتے اور خُدا سے معافی کی درخواست کرتے ہیں تو ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے گناہ یسوع کے اُس فدیہ کے سبب معاف ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر یسوع المسیح کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے ہم روح القدس کی قوت سے وُہ کام کرنا چاہتے ہیں جن کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہے ۔

خُدا ہمیں قوت دیتا ہے تاکہ اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں ۔ اِس طرح ہم میں اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے ۔

?	صفحہ 31 کے جوابات: 7۔ نئے سرے سے پیدا ہونا؛ 8۔ گناہ؛ 9۔ آزاد۔

امتحانی سوالنامہ

1۔لفظ ''نیا مخلوق'' کا مطلب ہے...۔

2۔نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے ہم.....................................کے غُلام تھے۔

3۔...................................... کے نتائج ہمارے جسم پر ضرور ہوتے ہیں جو بہت اذیت ناک ہوتے ہیں۔

4۔رُومیوں کے نام خط میں پولسؔ رسول لکھتے ہیں، ''جس .... کا ارادہ کرتا ہوں وُہ تو نہیں کرتا مگر جِس .... کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کرلیتا ہُوں۔''

5۔گناہ کے خلاف جدوجہد میں ہمارے پاس..کی قوت ہے۔

6۔..کا مطلب ہے کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے خُدا کی نافرمانی کی ہے۔

7۔اب ہم گناہ سے.. ہیں اور اس قابل ہیں کہ وُہ کام کریں جن کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

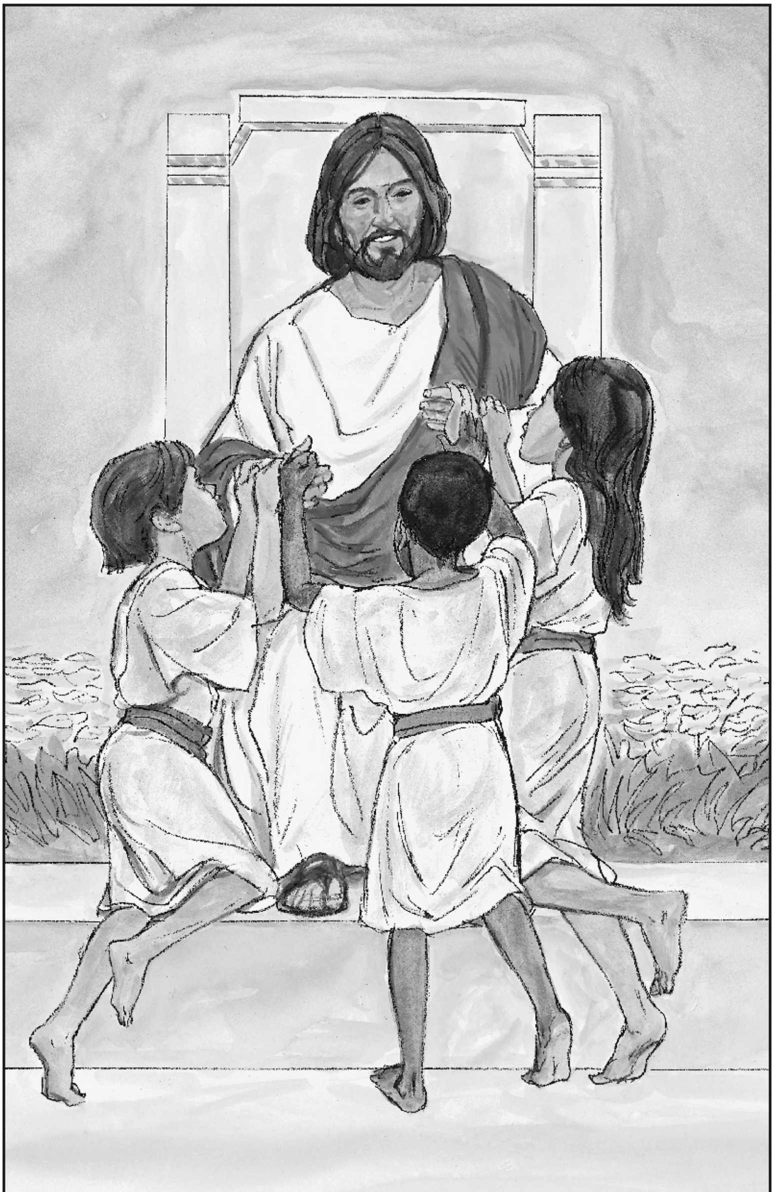

خُداوند یسوعؑ مسیح سب اِیمانداروں اور چھوٹے بچوں کو اپنے پاس بُلاتا ہے

تیسرا باب

مَیں کون ہوں؟

’’لے پالک فرزند‘‘

کسی بچے کو لے پالک بیٹا یا بیٹی بنانے کیلئے کسی کو مجبور نہیں کِیا جا سکتا۔ بعض اوقات لوگوں کے ہاں بہت سے بچے اُن کی خواہش کے بغیر پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں وُہ نہیں چاہتے۔ مگر کوئی بھی شخص لے پالک بچہ کی خواہش کے بغیر کسی بچے کو بھی لے پالک نہیں بناتا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ آج کل کے دور میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو کسی ایک بچہ کو لے پالک بنانے کیلئے منتظر ہیں۔

کیا کبھی آپ نے یہ تصور کیا کہ اگر آپ کو لے پالک بنایا جائے تو کیسا رہے گا؟۔ اِس ضمن میں آپ کو زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ پہلے

ہی خُدا کے لے پالک بیٹے اور بیٹیاں بنائے جا چکے ہیں۔ اس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ :

☆ بائبل مُقدس کا وہ حصّہ بیان کر سکیں جو یہ بتاتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں؛

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے گھرانے میں ہماری شمولیت پر ہمارا ماضی اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں؛ اور

☆ خُدا کی مُفت بخشش کے بارے میں بتا سکیں۔

ہم خُدا کے لے پالک فرزند ہیں۔ بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ، ''اُس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں چُن لِیا تا کہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لِئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں'' (افسیوں 1:4-5)۔ جو ہم نے پڑھا ہے وہ حیرت انگیز بات ہے کیا ایسا ہی ہے نا؟۔

خُدا نے مجھے اور آپ کو اپنے گھرانے میں لے پالک بنا لیا ہے۔ اُس نے ہمیں چُنا لیا ہے۔ لیکن کیوں؟۔ یقیناً اس میں ہماری کوئی خُوبی نہیں بلکہ اُس نے یہ یسوعؔ المسیح کے وسیلہ سے کیا۔ خُدا نے ہمیں اس لِئے چُنا کیونکہ وُہ مہربان رحیم وکریم اور محبت کرنے والا خُدا ہے۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے، ''دیکھو باپ نے ہم سے ایسی

محبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہَیں بھی‘‘(1-یوحنا1:3)۔

1۔ہم خُدا کے...فرزند بنائے گئے ہَیں۔

2۔افسیوں 5:1 کے مطابق کیوں خُدا نے یہ مقرر کیا کہ یسوؔع مسیح کے وسیلہ ہم اُس کے لے پالک فرزند ہوں؟۔

....

....

3۔خُدا نے ہمیں اس لِئے نہیں چُنا کہ ہم اس لائق تھے بلکہ اس لِئے کہ وہ............

....، ....اور

..................................خُدا ہے۔

4۔ 1 یوحنا 1:3 سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت ہم خُدا کے..........

...................................ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 38 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ہم خُدا کے لے پالک بیٹے اور بیٹیاں ہَیں۔ یہ آپ کو کیسا لگتا ہے؟۔ جی ہاں ہمیں بُہت خُوش اور خُدا کے شکرگزار ہونا چاہیے۔کیونکہ ہم اِس کے مستحق نہ تھے۔ یہ یاد رکھیں کہ ہم غیر مستحق تھے کیونکہ جو کچھ خُدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ

ہمیں اپنے فرزند بنانے کیلئے کیا ہے ہم اُس کے لائق نہ تھے۔ یقین کریں یہ خُدا کی بخشش ہے جس کے ہم حق دار نہیں تھے۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے کہ، ''گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسوعؔ میں ہمیشہ کی زندگی ہے'' (رومیوں 23:6)۔

جب ہم یسوعؔ پر ایمان لاتے اور اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہَیں تو یہ بخشش ہمیں مل جاتی ہے۔ بعض اوقات لوگ محسوس کرتے ہَیں کہ وُہ خُدا کی اِس بخشش کو لینے کے لائق نہیں ہیں۔ اکثر اوقات یہ اس لِئے ہوتا ہے کیونکہ وُہ لوگ اپنے ماضی کے گندے کاموں میں ملوث ہونے کے بارے میں سوچتے رہتے ہَیں کہ اُن کاموں کے سبب خُدا اُنہیں معاف نہیں کرے گا۔ لیکن یہ دُرست نہیں۔ ہم نے ماضی میں خواہ کچھ بھی کیا ہو خُدا ہمیں یسوع المسیح کے وسیلہ معاف کرسکتا ہے۔

5۔ رُومیوں 23:6 میں پولُسؔ رسول ہمیں بتا تا ہے کہ گُناہ کی مزدوری.............................. ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے لِئے .... ہے۔

6۔ خُدا کی بخشش اُس وقت آپ کی ہو جاتی ہے جب آپ اُسے باوسیلہ.................. قبول کرتے ہَیں۔

؟

صفحہ 37 کے جوابات: 1۔ لے پالک؛ 2۔ خُدا کی محبت نے؛ 3۔ مہربان، رحیم و کریم، محبت کرنے والا؛ 4۔ فرزند۔

7۔ہم نے ماضی میں خواہ کچھ بھی کیوں نہ کیا ہو خُدا ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ ....کرسکتا ہَے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 40 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

درج ذیل بیانات ہمارے ایمان کے متعلق کیا بتاتے ہیں؟۔

(جو بیان دُرست ہے اُس کے ساتھ لکھے حرف پر دائرہ لگائیں)

الف۔ خُدا نہیں جانتا کہ مَیں نے ماضی میں کیا کیا بُرے کام کِئے ہیں اِس لِئے یہ کوئی مسئلہ نہیں۔

ب۔مَیں نے ماضی میں خواہ کچھ بھی کیا ہو خُدا مجھے یسوؔع کے نجات بخش کام کے وسیلہ معاف کرتا اور اپنے گھرانے میں شامل کرتا ہَے۔

آپ خُدا کے لے پالک فرزند ہَیں۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کیلئے بُہت کچھ ہَے۔ اِس لِئے جیسے جیسے ہم ایمان میں بڑھتے جائیں گے ویسے ویسے ہم خُدا کے فرزند ہونے کے باعث اس کی حد درجہ قدر کریں گے۔ خُدا کے لے پالک فرزند ہونے سے میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ خُدا کے سارے فرزندوں کیلئے آسمان پر ایک بڑی میراث اُن کی منتظر ہَے۔

عام طور پر میراث کو اُس کے خاندان میں ہی تقسیم کیا جاتا ہَے۔یہی بات خُدا سے متعلق بھی ہَے۔وُہ ہمیں اپنا نام دیتا ہَے اور اپنے لے پالک فرزند بناتا ہے اور یسوؔع کے ساتھ ابدی زندگی کی میراث بھی دیتا ہَے۔بائبل مُقدّس کے اُس حصہ کو

یاد کریں جس کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ ''گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسوعؑ میں ہمیشہ کی زندگی ہے'' (رُومیوں 23:6)۔ یہ خُدا کی مُفت بخشش ہے جو وُہ میراث کے طور پر اُن لوگوں کو دیتا ہے جنہیں وُہ اپنے لے پالک فرزند بنالیتا ہے۔

8۔ خُدا کے فرزند بننے میں ایک بڑی خاص بات یہ ہے کہ ایک .... ہماری منتظر ہے۔

9۔ خُدا ہمیں اپنا .... دیتا ہے اور ہمیں اپنے .... فرزند بناتا ہے اور.......................... کی میراث ہمیں دیتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 42 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

؟ صفحہ 38-39 کے جوابات :5۔ موت، ہمیشہ کی زندگی؛ 6۔ایمان؛ 7 ۔مُعاف۔

نظرِثانی

ہم خُدا کے لے پالک فرزند ہیَں ۔ اگرچہ ہم اس کے حق دار نہیں ۔اور چاہے ہم نے ماضی میں کچھ بھی کیا ہو خُدا کی مُفت بخشش (ابدی زندگی) ہمیشہ کی زندگی ہمارے لِئے منتظر ہے۔ خُدا ایک مہربان رحیم اور فضل کرنے والا خُدا باپ ہے وُہ ہمیں یسوعؔ المسیح کے وسیلہ اُسی طرح اپنے گھرانے میں شامل کرتا جیسے اُس نے بہت سے برگزیدہ ایمان داروں کو شامل کیا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ہم خُدا کے...فرزندہَیں ۔

2۔افسیوں 5:1 کے مطابق کیوں خُدا نے یہ مقرر کیا کہ یسوؔع المسیح کے وسیلہ ہم اُس کے لے پالک فرزند ہوں؟۔...۔

3۔خُدا نے ہمیں اس لِئے نہیں چُنا کہ ہم اس لائق تھے بلکہ اس لِئے کہ وہ ....،.......................اور..........................خُدا ہَے ۔

4 ۔ 1 ۔ یوحنا 1:3 سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت ہم خُدا کے ....ہیں۔

5۔افسیوں 5:1 کے مطابق کیوں خُدا نے یہ مقرر کیا کہ یسوؔع مسیح کے وسیلہ ہم اُس کے لے پالک فرزند ہوں؟۔

....

....

؟	صفحہ 40 کے جوابات:8۔میراث؛ 9۔نام، لے پالک، ہمیشہ کی زندگی۔

6 ۔ خدا کی وُہ بخشش اُس وقت ہماری ہو جاتی ہے جب ہم اُسے باوسیلہ ایمان
....کرتے ہَیں ۔

7۔ ماضی میں خواہ ہم نے کچھ بھی کیا ہو خُدا ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ..................
.................کرسکتا ہَے ۔

8۔ خُدا کے فرزند بننے میں ایک بڑی خاص بات یہ ہے کہ ایک.........................
ہماری منتظر ہَے ۔

9۔خُدا ہمیں اپنا........................ دیتا ہَے اور ہمیں اپنے ....
فرزند بناتا ہے اور.......................................کی میراث ہمیں دیتا ہَے ۔

10 ۔1۔یوحنا 1:3 کے الفاظ تحریر کریں جو ہمیں بتاتے ہَیں کہ ہم خُدا کے فرزند ہَیں ۔

....

....

....

....

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)۔

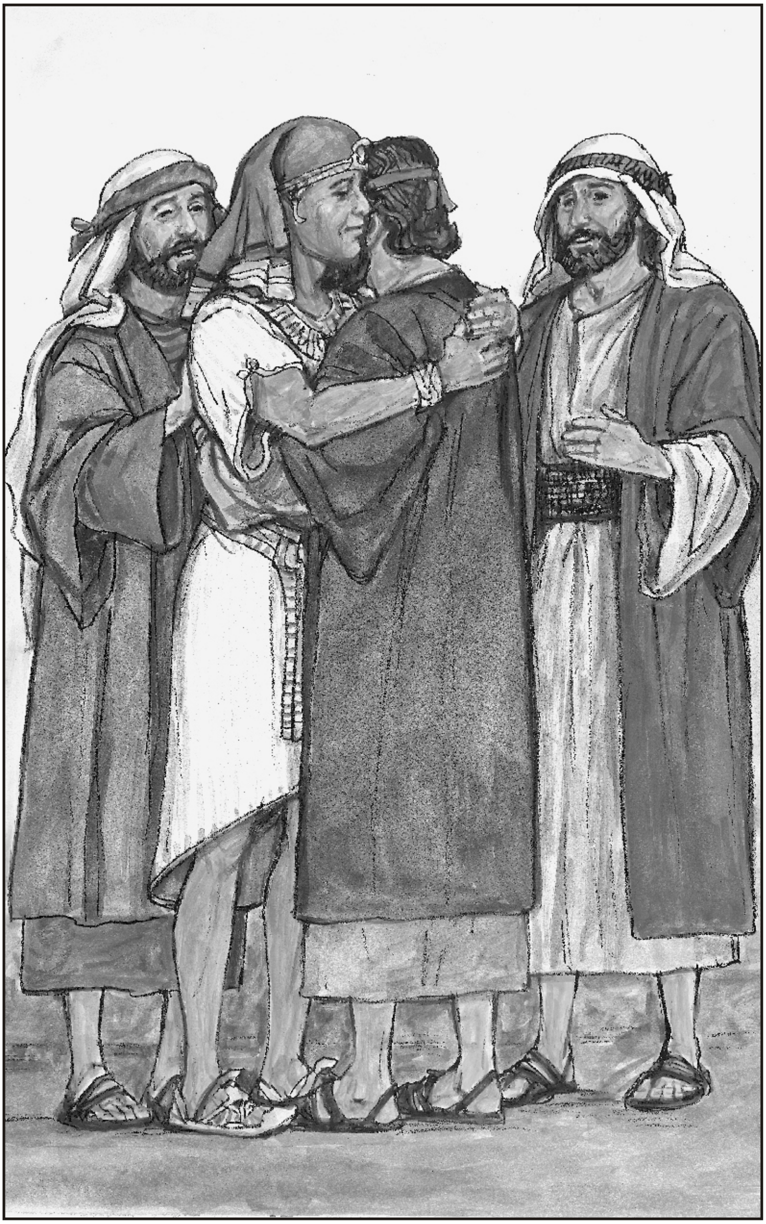

یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو گلے سے لگایا اور اُنہیں مُعاف کِیا

چوتھا باب

مَیں کون ہُوں؟

’’مسیح کا بدن‘‘

آپ جانتے ہیں کہ خُدا نے اپنے کلام سے انسان کو خلق کیا اور اپنی رُوح سے اُس کو نیا بنایا ہے اور یہ بھی کہ خُدا نے ہمیں اپنے لے پالک فرزند بھی بنایا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہَے کہ انسان اُس کیلئے خاص اور اہم ہے۔ خُدا نے بہتوں کو یسوع مسیح کے وسیلہ اپنے پاس بلایا اور اُنھیں اپنا لے پالک فرزند بنایا ہَے۔

جب خُدا ہمیں بُلاتا اور اپنی قربت میں لے آتا ہَے تو وُہ ہمیں دُوسرے

لوگوں کے قریب بھی لے آتا ہے۔ بائبل مُقدّس خُدا کے ساتھ ہماری قربت اور دوسروں کے ساتھ ہماری رفاقت کو یوں بیان کرتی ہے کہ ہم مسیح کا بدن ہیں اور یسوع مسیح اُس کا سر ہے۔

اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ :

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے لوگ کس طرح کلیسیاء میں ایک ہیں ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ ہم کس طرح مسیح کا بدن ہیں ؛ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ ہمارا کس طرح ایک دوسرے پر انحصار ہے۔

ایک انسانی جسم میں آنکھیں دیکھنے کا کام کرتی ہیں، ہاتھ چیزیں پکڑنے اور اُٹھانے کا کام کرتے ہیں اور پاؤں ایک بنیاد ہیں جو سارے جسم کو متوزان رکھنے اور چلنے پھرنے میں معاون ہیں۔ جو کچھ آنکھیں دیکھتی ہیں اور کان سنتے ہیں دماغ اُن کو اکٹھا کرتا ہے۔ اِس طرح انسانی جسم کا ہر حصہ دوسرے حصوں پر انحصار کرتا ہے۔ جسم کا کوئی بھی حصہ اکیلا زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر ہم نے انسانی اعضاء کو

دوسرے انسان کے جِسم میں منتقل کرنے والی سرجری (ٹرانسپلانٹ سرجری) کے بارے میں سنا ہے تو ہم یہ ضرور جانتے ہوں گے کہ دِل، گردہ یا جگر انسانی جِسم سے باہر چند گھنٹوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ سرجری کے دوران اعضاء کے سب حصوں کو مخصوص جگہ سے جوڑنے کے بعد دِل دھڑکنا شروع کر دیتا ہَے، پھیپھڑے سانس لیتے ہیَں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اِس طرح پورا انسانی جِسم زندہ رہتا اور کام کرتا ہَے۔

کلیسیاء بھی اسی طرح کے نظام میں بندھی ہوئی ہے۔ جیسے مَیں آپ کی مدد کرتا ہوں آپ میری مدد کرتے ہیَں ہم دُوسروں کی بھی مدد کرتے ہیَں اور اِسی طرح ہم سب دوسروں کی بھلائی کیلیئے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ یوں پوری کلیسیاء کی بھلائی کیلیئے سب مل کر کام کرتے ہیَں۔ ایک کتاب بنام ''تین بندوقچی'' میں تین آدمیوں کا ذکر ہے جو پرانے نمونے کی بندوقیں تھامے ہوئے تھے اُس کتاب میں اُن تینوں کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ ''سب ایک کیلیئے اور ایک سب کیلیئے''۔ کلیسیا بھی ایسی ہی ہَے، ''سب لوگ ایک کیلیئے اور ایک سب کیلیئے''۔

یہ بات ہماری گناہ آلود فطرت کے برعکس ہے جو ہمیں غلط کام کرنے یا سوچنے کیلیئے مجبور کرتی ہے کیونکہ جسمانی فطرت ہمیشہ یہ کہتی ہے کہ ''پہلے مَیں''۔

جسمانی فطرت کا پسندیدہ شغل ''اوّل نمبر کے نام کا حصّول ہے''۔ ایسے لوگ ایک دوسرے کے کام آتے وقت رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کِس طرح ہم بہتر طور سے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ خاص کر اُن لوگوں کی مدد جو ہماری خودغرضی کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی یسوع کی اُس محبت کے نمونہ پر بسر کرنی ہے جو اُس نے دوسروں سے رکھی۔

1۔ ہم.................. کا.................... ہیں؛ اور وہ اِس کا...................... ہے۔

2۔ جس طرح انسانی جسم کے اعضا ایک دوسرے کے محتاج ہیں اسی طرح کلیسیاء میں لوگ................................... کی بھلائی کیلیئے کوشاں رہتے ہیں۔

3۔ .... ہماری یگانگت اور ایک دوسرے کی بھلائی کی راہ میں ایک رکاوٹ بن جاتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جِس طرح انسانی جسم کے اعضاء ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اُسی طرح مسیحی لوگ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں ہم میں سے ہر ایک شخص خُدا

کے کلام کی راہنمائی میں خُدا کے ساتھ چلتا ہَے اور ہم سب یسوع کے بدن کے اعضاء کی طرح مِل کر چلتے ہیَں ۔خُدا مسیحی یگانگت اور رفاقت میں ہمارا مددگار ہَے ۔ایک دفعہ ایک شاعر نے لکھا،''کوئی بھی انسان ایسا جزیرہ نہیں جو دیکھا نہ گیا ہو''۔اِسی طرح کوئی مسیحی بھی ایسا جزیرہ نہیں جو دیکھا نہ گیا ہو۔خُدا کی رسائی ہم سب تک ہَے ۔خُدا ہمیں اپنی قربت میں لانے کیلیئے ہمیں ایک دوسرے کے قریب لاتا ہَے ۔

درحقیقت مسیحی ہوتے ہوئے یسوع کے ساتھ ہماری رفاقت اصل میں دوسروں کے ساتھ ہماری رفاقت سے ظاہر ہوتی ہَے ۔یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دوسری نسل یا تہذیب کے مسیحی آپ کی طرح نہ ہوں تو بھی آپ کی ایک چیز مشترک ہے یعنی،''ایک ہی خُداوند ہَے ،ایک ہی ایمان،ایک ہی بپتسمہ،سب کا خُدا اور باپ ایک ہی ہے''(افسیوں 4:5-6)۔

4۔ ہر مسیحی خُدا کے .... کی راہنمائی میں خُدا کے ساتھ چلتا ہے۔

5۔جیسے جیسے انسان خُدا کے نزدیک جاتا ہے وہ دوسرے .... کے قریب بھی ہوتا جاتا ہے۔

6۔افسیوں 4:5-6 کے مطابق تمام مسیحیوں میں مشترکہ بات یہ ہے کہ،''ایک ہی

.... ہے،ایک ہی.....................ایک ہی.......................

سب کا.............................اور..............................ایک ہی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 51 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیا آپ کو پچھلے باب کا ذکر یاد ہے کہ ہم کس طرح خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر سکتے ہیں؟۔اُسی طرح ہم ایک دوسرے سے بھی اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی کیلئے درخواست کر سکتے ہیں۔جب کوئی شخص ہم سے معافی کی درخواست کرے تو ہم وہی الفاظ کہہ سکتے ہیں۔جو یسوؔع نے خود کہے ہیں کہ، ''تیرے گناہ مُعاف ہوئے''(متی 2:9)۔

کیا کبھی آپ کے انگوٹھے پر چوٹ لگی؟۔اُس لمحہ شدید درد ہوتی ہے۔ بلکہ انگوٹھے پر چوٹ لگنے سے سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔یہی بات کلیسیاء میں بھی ہوتی ہے،''پس اگر ایک عضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ خُوش ہوتے ہیں''(1۔کرنتھیوں 26:12)۔

؟ صفحہ 48 کے جوابات: 1۔مسیح، بدن، سر؛ 2 ۔ایک دوسرے؛ 3۔خودغرضی۔

7۔اگر کوئی شخص ہمارے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور معافی کی درخواست کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں، ''...''۔

8۔ 1۔کرنتھیوں 26:12 میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ، '' اگر ایک عضو .... پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ .... پاتے ہیں اور اگر ایک عضو .... پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ .... ہوتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 52 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

خُدا اپنی معاف کرنے والی محبت کے علم سے لوگوں کو مضبوط کر کے اپنی کلیسیاء کی تعمیر کرتا ہے۔وُہ ہماری تربیت کرتا اور ایمان میں ترقی کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔صرف خُدا ہی ہے جو ہمیں خودغرض بننے سے بچاتا ہے تاکہ ہم دوسروں کے خادم بنیں۔

؟ صفحہ 49 کے جوابات: 4۔کلام؛ 5۔دوسروں؛ 6۔خداوند،ایمان،بپتسمہ،خُدا،باپ

امتحانی سوالنامہ

1۔ہم...............کا...............ہیَں ؛اور وہ اِس کا...............ہےَ ۔

2۔جس طرح انسانی جسم کے اعضا ایک دوسرے کے محتاج ہیَں اسی طرح کلیسیاء میں لوگ...............کی بھلائی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

3۔...............ہماری یگانگت اور ایک دوسرے کی بھلائی کی راہ میں ایک رکاوٹ بن جاتی ہےَ ۔

4۔ہر مسیحی خُدا کے...............کی راہنمائی میں خُدا کے ساتھ چلتا ہے۔

5۔جیسے جیسے انسان خُدا کے نزدیک جاتا ہے وہ دوسرے...............کے قریب بھی ہوتا جاتا ہے۔

6۔ افسیوں6-5:4کے مطابق مسیحی ہوتے ہوئے جو بات ہم سب کیلئے مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہی ....ہے، ایک ہی ....، ایک ہی ....،سب کا...............اور...............ایک ہی ہے۔

صفحہ 50-51 کے جوابات: 7۔تیرے گناہ معاف ہوئے ؛ 8۔دُکھ ، دُکھ ، عزت ، خوش۔

7۔اگرکوئی شخص ہمارے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور معافی کی درخواست کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ،''جا...''۔

8۔1۔کرنتھیوں 26:12 میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ،''اگرایک عضو.................. پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ.............................. پاتے ہیں اور اگرایک عضو......................... پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ......................... ہوتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات

(مشکل الفاظ کے معنی)

نجات دہندہ	گناہوں سے نجات دینے والا
مشابہت	شکل وصورت میں ایک جیسا ہونا
نروناری	مرد و عورت
نباتات	پودے اور درخت
ارتقاپذیر	نشو ونما
نافرمانی	حکم نہ ماننا
بے عیب	جس میں کوئی برائی یا عیب نہ ہو
مراسم	تعلقات
منزلِ مقصود	وہ نشان جس تک پہنچنا ہو
بھٹک جانا	ٹھیک راستے سے ہٹ جانا

تابعداری	حکم ماننا
سرایت کرنا	اثر انداز ہونا
خُدا کی بادشاہی	جنت
پورب پچھّم	مشرق مغرب
خطائیں	غلطیاں
استوار	بحال
کاہن	یہودیوں کا مذہبی راہنما
فانیِ جسم	ختم ہو جانے والا جسم
بقا کا جامہ	ابد تک قائم رہنے والا
حیاتِ ابدی	ہمیشہ کی زندگی
ابد تک	ہمیشہ تک
جدوجہد	کوشش

عملی جامہ پہنانا	عمل کرنا
کلیسیا	ایماندار لوگوں کی جماعت
رونما	ظاہر ہونا
مبشر	خُدا کے کلام کی منادی کرنے والا
فریب	دھوکہ
جانفشانی	محنت
پُشت در پُشت	نسل در نسل
تمجید	حمد و تعریف
زار زار رویا	بہت رویا
دانستہ اور نادانستہ	جان بوجھ کر اور نہ جانتے ہوئے
تسلیم کرنا	مان لینا
پیروکار	شاگرد، پیروی کرنے والا

لے پالک	اپنے گھرانے میں شامل کرنا اور اُسے اپنی اولاد کی طرح جاننا
بخشش	انعام تحفہ
ملوث ہونا	شامل ہونا
ابدی زندگی	ہمیشہ کی زندگی
فضل	رحم، پیار

اِمتحانی جوابات

پہلا باب (صفحہ 18-19)

1۔ خُدا؛ 2۔ شبیہ؛ 3۔ پاک، بے عیب، قریب، ہمیشہ؛ 4۔ رشتہ ورفاقت؛
5۔ منزلِ مقصود سے بھٹک جانا؛ 6۔ پاکیزگی؛ 7۔ جُدا؛ 8۔ مَر؛ 9۔ پاک؛
10۔ رشتہ ورفاقت، فرزند؛ 11۔ موت۔

دوسرا باب (صفحہ 33)

1۔ نئے سرے سے پیدا ہونا؛ 2۔ گناہ؛ 3۔ گناہ؛ 4۔ نیکی، بدی؛ 5۔ خُدا؛
6۔ گناہوں کے اقرار؛ 7۔ آزاد۔

تیسرا باب (صفحہ 42-43)

1۔ لے پالک؛ 2۔ یہ خُدا کی محبت ہے...؛ 3۔ مہربان، رحیم وکریم، محبت کرنے والا؛
4۔ لے پالک فرزند؛ 5۔ موت، ہمیشہ کی زندگی؛ 6۔ قبول؛ 7۔ معاف؛ 8۔ میراث؛
9۔ نام، لے پالک، ابدی زندگی؛ 10۔ اپنی بائبل مُقدّس میں سے یہ الفاظ دیکھیں۔

چوتھا باب (صفحہ 52-53)

1۔ مسیح، بدن، سر؛ 2۔ ایک دوسرے؛ 3۔ خودغرضی؛ 4۔ کلام؛ 5۔ دوسروں؛
6۔ خُداوند، ایمان، بپتسمہ، خُدا، باپ؛ 7۔ تیرے گناہ معاف ہوئے؛ 8۔ دکھ، دکھ
عزت، خُوش۔

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

مُبارک ہو! آپ نے یہ کتاب، ''جینے کی آزادی'' کا مطالعہ ختم کرلیا ہَے ۔اس کتاب کو دوبارہ پڑھیں اور غلطیوں کی نظر ثانی کریں جو آپ سے ابواب کے امتحانات میں ہوئی ہیں ۔اُن مقاصد کی بھی نظر ثانی کریں جو ابواب کے شروع میں درج ہیَں ۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ اُن مقاصد کو سمجھ چکے ہیَں تو آپ نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ مکمل کرنے کیلئے تیار ہیَں ۔

کتاب کو دیکھے بغیر نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ مکمل کریں ۔ جب آپ اُسے مکمل کرلیں تو امتحانی حصہ کو کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کردیں یا متعلقہ شخص کو دیدیں ۔آپ تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار اور کتب بھی حاصل کرسکتے ہیَں ۔

جینے کی آزادی
نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

درج ذیل کو مکمل کریں۔

1۔ ہمیں..نے خلق کِیا ہے۔

2۔ ابتدا میں خُدا نے انسان کو اپنی...................................پر خلق کِیا۔

3۔ انسان کی خُدا کے ساتھ تین طرح سے مشابہت تھی۔

(الف) وہ اپنے سب کاموں اور محبت میں..................................اور

....تھے۔

(ب) وُہ خُدا کے بہت...تھے۔

(ج) وُہ..................................زندہ رہنے کیلئے خلق کیئے گئے تھے۔

4۔ مسیحی خُدا کے ساتھ...رکھتے تھے۔

5۔ لفظ گناہ کا مطلب ہے...‘‘۔

6۔ گناہ ہماری زندگی کو تباہ کرڈالتا ہے یعنی ہماری ....
جاتی رہتی ہے۔

7۔ گناہ کی وجہ سے ہم خُدا سے...ہیں۔

8۔ گناہ کی وجہ سے ہم سب کسی دِن...جائیں گے۔

9۔ یسوع کے باعث خُدا ہمیں...ٹھہراتا ہے۔

10۔ یسوع کے باعث خُدا کے ساتھ ہمارا.......................................بحال ہوگیا
ہے۔اوراب ہم خُدا کے...ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

11۔ یسوع ہی کے باعث خُدا نے ہمیں...کے بعد زندگی عطاء
کردی ہے۔

12۔لفظ ''نیا مخلوق'' کا مطلب ہے...۔

13۔ نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے ہم.......................................کے غُلام تھے۔

14۔اب ہم گناہ سے...ہیں اور اس قابل
ہیں کہ وُہ کام کریں جن کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہے۔

15۔رُومیوں کے نام خط میں پولسؔ رسول لکھتے ہیں، ’’جس .... کا ارادہ کرتا ہوں وُہ تو نہیں کرتا مگر جس .... کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کرلیتا ہُوں۔‘‘

16۔گناہ کے خلاف جدوجہد میں ہمارے پاس.. کی قوت ہے۔

17۔.. کا مطلب ہے کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے خُدا کی نافرمانی کی ہے۔

18۔ہم خُدا کے...فرزند ہَیں۔

19۔افسیوں 5:1 کے مطابق کیوں خُدا نے یہ مقرر کیا کہ یسوعؔ المسیح کے وسیلہ ہم اُس کے لے پالک فرزند ہوں؟۔...۔

20۔خُدا نے ہمیں اس لِئے نہیں چُنا کہ ہم اس لائق تھے بلکہ اس لِئے کہ وہ ....، ....اور........................ خُدا ہَے۔

21۔1۔یوحنا 3:1 سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت ہم خُدا کے............... ہَیں۔

22۔رُومیوں 23:6 میں پولُسؔ رسول ہمیں بتاتا ہے کہ گُناہ کی مزدوری
.... ہَے مگر خُدا کی بخشش ہمارے لِئے
.... ہَے۔

23۔خُدا کی بخشش اُس وقت آپ کی ہو جاتی ہے جب آپ اُسے باوسیلہ
.... قبول کرتے ہَیں۔

24۔ماضی میں خواہ ہم نے کچھ بھی کیا ہو خُدا ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ ....
.... کر سکتا ہَے۔

25۔ خُدا کے فرزند بننے میں ایک بڑی خاص بات یہ ہے کہ ایک ....
ہماری منتظر ہَے۔

26۔خُدا ہمیں اپنا .... دیتا ہَے اور ہمیں اپنے
.... فرزند بناتا ہے اور ....
کی میراث ہمیں دیتا ہَے۔

27۔1-یوحنا 1:3 کے الفاظ تحریر کریں جو ہمیں بتاتے ہَیں کہ ہم خُدا کے فرزند ہَیں۔
....
....
....

28۔ہم.................کا.................ہیں ؛اور وہ اِس کا

.................ہے۔

29۔جس طرح انسانی جسم کے اعضا ایک دوسرے کے محتاج ہیں اسی طرح کلیسیاء میں لوگ.................کی بھلائی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

30۔.................ہماری یگانگت اور ایک دوسرے کی بھلائی کی راہ میں ایک رکاوٹ بن جاتی ہے۔

31۔ہر مسیحی خُدا کے.................کی راہنمائی میں خُدا کے ساتھ چلتا ہے۔

32۔جیسے جیسے انسان خُدا کے نزدیک جاتا ہے وہ دوسرے.................کے قریب بھی ہوتا جاتا ہے۔

33۔ افسیوں 4:5-6 کے مطابق مسیحی ہوتے ہوئے جو بات ہم سب کیلئے مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہی.................ہے، ایک ہی.................، ایک ہی.................، سب کا.................اور.................ایک ہی ہے۔

34۔ اگر کوئی شخص ہمارے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور معافی کی درخواست کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ''جا.................''۔

35۔ 1۔کرنتھیوں 26:12 میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ،''اگر ایک عضو ....
.... پاتا ہَے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ .... پاتے
ہَیں اور اگر ایک عضو.................................... پاتا ہَے تو سب اعضاء اُس
کے ساتھ.................................... ہوتے ہیں۔

برائے مہربانی درج ذیل مُعلومات تحریر کریں۔

نام..ولدیت..

عمر.. رول نمبر..

تعلیمی قابلیت.. فون نمبر ....

پتہ..

....

....

برائے مہربانی اِس کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی بیان کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسہ وار کتب

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہیں

1۔ یسوع المسیح
2۔ بائبل مقدس کا تعارف
3۔ الٰہی تجسم
4۔ یسوع مسیح کی موت اور اُسکا جی اُٹھنا
5۔ مسیحی کیا اِیمان رکھتے ہیَں
6۔ خُدا کا منصوبہ دُنیا کیلئے
7۔ یوناہ کا چناؤ
8۔ یسوع المسیح کی تعلیمات
9۔ جینے کی آزادی
10۔ یسوع المسیح خُداوند ہے
11۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے
12۔ خُدا کی شریعت

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے
اضافی کورس اس کتاب کے آخری
صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول
پوسٹ بکس 6#
ساہیوال 57000

Printed in Pakistan

مزید معلومات کیلئے
یا، مزید کورس کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول
پوسٹ بکس #6
ساہیوال 57000

Free to Live - Urdu
Copyright © 2006